القران تدبر و عمل

26مئی 2018

سورۃالمعارج

- قرآن مجید پڑھنا اور سننا عبادت کا کام ہے اس دوران ایک خاص کیفیت ہونی چاہیے.
- دل کی غفلت دور ہونی چاہئیے, توجہ اور دھیان اللہ سبحان وتعالی کی طرف ہونا چاہیے.
- کلام اللہ کو اہمیت دیں گے تب ہی جنت میں مکرمون کا درجہ پائیں گے۔

فَمَالِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا قِبَلَکَ مُہۡطِعِیۡنَ ﴿۳۶﴾

قِبَلَکَ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد

مُہۡطِعِیۡنَ کسی چیز کی طرف تیزی سے دوڑنا, لپکنا, کسی چیز کی طرف نظریں جمائے ہوئے,بغیر کسی کی پرواہ کیے دوڑتے ہوئے آنا. دوڑتے ہوئے آنا جس میں اعراض کرنا بھی شامل ہو, حیرت وتعجب سے دیکھنا.

- مسجد الحرام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سن کر اہل مکہ گروپ میں بیٹھ کر قرآن کا انکار کرتے, اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے.
- کفار کو توحید کی دعوت سے سخت انکار تھا اور اپنے بتوں کی نفی ان پر بہت گراں تھی.

پھر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑتے رہے ہیں جیسے وہ بدکے ہوئے گدھے ہوں.(المدثر 49-50)

عقل استعمال نہ کرنے کی وجہ سے انہیں گدھے سے تشبیہ دی گئی.

اَیَطۡمَعُ کُلُّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّدۡخَلَ جَنَّۃَ نَعِیۡمٍ ﴿۳۸﴾

اپنے مال واولاد کی کثرت نے انہیں غلط فہمی میں مبتلا کررکھا تھا.مسلمانوں کو دیکھ کر مذاق اڑاتے اور کہتے"اگر یہ جنت میں جائیں گے تو ہم تو ان سے پہلے جنت میں جانے والے ہیں."

کَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰہُمۡ مِّمَّا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾

جنت کے تذکرے کے فورا بعد تخلیق کاذکر کیا تاکہ

• انسان یاد کرے کہ اس کی تخلیق کس طرح ہوئی.تمام انسانوں کو حقیر پانی سے پیدا کیا گیا لیکن ایمان اور عمل صالح جنت میں لے جانے کی کنجی ہے.

• جس رب نے پہلی بار پیدا کیا تھا وہ دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے.

فَلَآ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَ الۡمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۴۰﴾

فَلَآ میں لا زائد ہے.

لَقٰدِرُوۡنَ اللہ تعالی کی نافرمانی کرکے کون اس کی پکڑ سے بھاگ سکتا ہے.

قرآن مجید میں مشرق اور مغرب کے لیے تین طرح کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں.

الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ اس سے مراد سورج کاچڑھنا اورغروب ہونا ہے.

رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَ رَبُّ الۡمَغۡرِبَیۡنِ

سورج اور چاند کا طلوع اور غروب ہونا.

الۡمَشٰرِقِ وَ الۡمَغٰرِبِ سورج, چاند, سارے ستارے اور سیارے سب کا طلوع اور غروب ہونا مراد ہے.

عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ ۙ وَ مَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾

بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ جسے ریس میں پیچھے چھوڑ دیا جائے.

فَذَرۡہُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَہُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۲﴾

دو چیزیں انسان کو فائدہ نہیں دیتی:

1. علم کے معاملے میں بحث و مباحثہ کرنا, نصیحت پر حجت بازی کرکے اسے فضول قرار دینا.
2. کھیل کود. یہ دنیا وآخرت میں دیرپا فائدہ نہیں دیتا.

بامقصد انسان بیکار چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت نہیں ضائع کرتا.

جو اپنے دین کو کھیل تماشہ بنالیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا.

یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّہُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿۴۳﴾

الْاَجْدَاثِ جدث کی جمع ہے- پرانی قبریں

سِرَاعًا سریع کی جمع ہے- تیزی سے

- یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہوں گے کہ گویا وہ پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے - (القمر7)

نُصُبٍ بت, استھان جہاں بت گاڑے جاتے ہیں.

- قبر سے اٹھتے ہی روح اور جسم کا تعلق قائم کر دیا جائے گا.
- سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شق ہوگی.
- شدید گھبراہٹ کی کیفیت ہوگی.
- میت انہی کپڑوں میں اٹھائی جائے گی جس میں دفن کیا گیا.
- تمام انسان قبروں سے اٹھ کر رب کی طرف دوڑ رہے ہوں گے.
- لوگ ننگے پاؤں, ننگے بدن اور بغیر ختنہ قبروں سے اٹھائےجائیں گے.
- سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا.
- پیدل اور سوار اٹھائے جائیں گے.
- حاجی تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھے گا.
- شہید بہتے خون کے ساتھ اٹھے گا.
- جس حال میں مرا ہوگا اسی حال پر اٹھایا جائے گا. مومن اپنے ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر.

روز آخرت کی رسوائی سے بچنے کی دعا

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

جائزہ : میں دین کی بات سن کر کیا طرز عمل اختیار کرتی ہوں فورا مان لیتی ہوں یا جھٹلاتی ہوں.

مسجد اور نماز کی جگہوں کا احترام نماز کی حفاظت میں شامل ہے.

نماز انسان کو ڈسپلن اور صاف ستھرا رہنے کا عادی بناتی ہے.

کوشش سے بری عادات اور فطری کمزوریوں پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے.

الوقفات التدبرية

1. فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾

لوگوں کی تکلیف دہ باتوں کی وجہ سے تبلیغ کا کام نہ چھوڑئیے.

صبر نفس کو روکنے اور اسے ناپسندیدہ کام کے کرنے پر مجبور کرتا ہے.

2. فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾

ایسا صبر جس میں جزع فزع نہ ہو

3. اِنَّهُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ۙo وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ؕ﴿۷﴾

• بےشک وہ اس کو دور دیکھتے ہیں لیکن قیامت قریب ہے ,کیونکہ وہ رفیق اور بردبار ہے جلد بازی سے کام نہیں لیتا.
• اس آیت کے نزول کے بعد 1400 سال گزرچکے ہیں لیکن یہ مدت انسانوں کے لیے طویل ہے اللہ کے لیے یہ مدت قریب ہے کیونکہ اس کےپاس ہر چیز کا کامل علم ہے.
• کسی چیز کی حقیقت اس سے پتہ چلتی ہے کہ اس کا بنانے والا اسے کس نظر سے دیکھتا ہے.

4. یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُهۡلِ o وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِهۡنِ ۙ﴿۹﴾

جب بڑے بڑے اجسام پر اس دن شدید گھبراہٹ اور بے قراری طاری ہوگی تو اس کمزور بندے کا کیا حال ہوگا جس کی کمر گناہوں کے بوجھ تلے دبی ہوگی

.

5. وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِهۡنِ ۙ﴿۹﴾

بکھرنے اور اجزاء کے ایک دوسرے کے اندر گھس جانے کی وجہ سے پہاڑوں کو دھنکی ہوئی روئی سے تشبیہ دی گئی.

6. يُبَصَّرُوۡنَهمۡ ؕ يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۢ بِبَنِيۡه٥وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيۡه ٥وَ فَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـْٔوِيۡه ٥وَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ ثُمَّ يُنۡجِيۡهِ ﴿۱۴﴾

اللہ جس کی ثناء بلند ہے اس نے بیٹوں کے ذکر سے بات شروع کی پھر بیوی اور بھائی کا ذکر کیا۔ وہ اپنے بندوں کی نفسیات خوب جانتا ہے۔

اس دن کافر پر جو مصیبت نازل ہوگی اگر موقع ملے تو اس سے جان چھڑانے کے لیے وہ سب کچھ فدیہ میں دے دے۔

7. اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا٥اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا٥اِلَّا الۡمُصَلِّيۡنَ ﴿۲۲﴾

نفس ارادے کے مطابق عمل کرتا ہے, اگر اسے نیکی کی توفیق نہ ملے تو وہ برائی میں پڑجاتا ہے۔ انسان اللہ کے فضل و احسان سے ہی اس بری, صفت سے بچ سکتا ہے۔

جب علم ہوگیا کہ ارادہ ہوتا ہے تو ایسے میں ہمارا کیا فرض ہے۔

بلند مقصد کے بغیر جینے والے بہت مصروف نظرآتے ہیں لیکن کسی منزل پر نہیں پہنچتے۔

ارادے اعمال کی بنیاد ہیں۔

زندگی کے ہر لمحے کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے ہم اس ہی کے ذریعے آخرت کما سکتے ہیں اور گنوابھی سکتے ہیں۔

8. اللہ تعالی نے اوپر بیان کی گئی آیات میں انسان کی قابل مذمت صورت کا ذکر کیا اور اس سے نمازیوں کو مستثنی قرار دیا کیونکہ وہ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے, نہ ہی اس کے زائل ہونے سے گھبراتے ہیں.نمازی دنیا کے مال کے ساتھ بخل نہیں کرتے۔

9. وَ الَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ عَذَابِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ﴿۲۷﴾

یہ وہ لوگ ہیں جواچھے اعمال کی توفیق کے باوجود اپنے نفس پر ڈرتے ہیں۔

اللہ تعالی کی ہستی کو عظیم مانتے ہوئے اپنے اعمال کو کم سمجھتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ولید بن عبدالملک سے روتے ہوئے شکایت کی کہ ہمارا امیر ہمیں دیر سے نماز پڑھاتا ہے۔

کیا کبھی میں نے نماز میں دیر کرنے پر روتے ہوئے اپنے رب سے معافی مانگی۔

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)